السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میلسی سے حبیب اللہ لکھتے ہیں کہ صدقۃ الفطر کس چیز سے ادا کرنا چاہیے نیز اس کی مقدار کتنی ہے اگر قیمت ادا کر دی جائے تو کیا یہ درست ہے یا نہیں اور یہ بھی بتائیں کہ موجودہ اعشاری نظام کے مطابق اس کا کتنا وزن بنتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے کہ فطرانہ میں صرف کھجور یا جو ہی دیئے جائیں اس کے علاوہ دوسری اشیاء سے صدقہ فطر جائز ہے لیکن یہ موقف صحیح احادیث کے خلاف ہے احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن اجناس کو انسان بطور غذا استعمال کرتا ہے ان سے صدقہ فطر ادا کیا جا سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عموماً جو کھجور منقی اور پنیر وغیرہ بطور خوراک استعمال ہوتے تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو انہی اجناس خوردنی سے صدقہ ادا کرنے کا حکم دیا چنانچہ حضرت ابو سعید خردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اپنی خوراک میں سے ایک صاع بطور فطرانہ ادا کرتے تھے اور ہماری خوراک جو منقی پنیر اور کھجور ہوا کرتی تھی اس لیے فطرانہ ہر اس چیز سے ادا کیا جا سکتا ہے جو سال کے بیشتر حصہ میں بطور خوراک استعمال ہوتی ہے۔ (صحیح بخاری)

مقدار:

گھر کے ہر فرد کی طرف سے صدقہ فطر ایک صاع ادا کیا جائے البتہ گندم سے نصف صاع ادا کرنے کی روایات بھی منقول ہیں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں گندم سے دو مد یعنی نصف صاع بطور فطرانہ ادا کرتے تھے۔ (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ: 6/350)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "کہ فطرانہ کی مقدار کھجور اور جو سے ایک صاع اور گندم سے نصف صاع ادا کیا جا سکتا ہے۔ (اختیارات: 106)

ان کے تلمیذ رشید امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ (زاد المعاد: ہدیہ فی صدقۃ الفطر)

عرب میں دوسری اشیائے خوردنی کے مقابلہ میں گندم چونکہ مہنگی ہوتی تھی اس لیے نصف صاع کا اعتبار کیا گیا ہے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اس کے باوجود گندم سے بھی ایک صاع دینے کے قائل اور فاعل تھے تاہم ہمارے ہاں گندم عام دستیاب ہے اس لیے گندم سے ایک صاع ہی ادا کرنا چاہیے صریح نصوص کا یہی تقاضا ہے۔

قیمت ادا کرنا:

ہمارے ہاں عام طور پر غربا کی ضرورت کے پیش نظر صدقہ فطر میں نقدی دی جاتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے قیمت ادا کرنا ثابت نہیں ہے بلکہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دور خلافت راشدہ میں میں فطرانہ اجناس خوردنی سے ادا کیا جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ کا مقصد مساکین کی خوراک ٹھہرایا ہے اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ فطرانہ میں اشیائے خوردنی ہی ادا کی جائیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہ) صرف جنس ہی ادا کرنے کے قائل ہیں محدثین کرام میں سے کسی نے بھی اس بات کی صراحت نہیں کی کہ فطرانہ میں قیمت دی جا سکتی ہے بلکہ محدث ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عنوان یوں قائم کیا ہے۔ "اس باب میں صدقہ فطر کے طور پر ہر قسم کی اشیائے خوردنی ادا کرنے کا بیان ہے نیز اس شخص کے خلاف دلیل ہے صدقہ فطر میں پیسے اور نقدی ادا کرنے کو جائز خیال کرتا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ)

اس کے بعد انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ رمضان کا فطرانہ ایک صاع طعام سے ادا کیا جائے جو گندم سے قبول کی جائے گی نیز جو کھجور منقی وغیرہ کو بھی قبول کیا جائے گا حتی کہ انہوں نے آٹے ستو کا بھی ذکر فرمایا ہے لیکن اس میں قیمت کا کوئی ذکر نہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ فطرانہ میں قیمت ادا کرنے سے بالکل نا آشنا تھے۔ (صحیح ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ)

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ فطرانہ میں قیمت ادا کرنا بالکل نا جائز ہے کیونکہ قیمت کا ادا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے نیز حقوق العباد میں فریقین کی رضامندی سے قیمت ادا کی جا سکتی ہے جب زکوۃ کے وقت کوئی مالک نہیں ہوتا جس کی اجازت کا اعتبار کیا جائے۔ (محلیٰ ابن حزم: 6/137)

محدث العصر علامہ عبید اللہ مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ صدقہ فطر میں قیمت نہ دی جائے بلکہ جنس ادا کی جائے البتہ کسی عذر کے پیش نظر قیمت ادا کی جا سکتی ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح: 100/4)

عذر کی صورت یوں ہو سکتی ہے کہ ایک شخص روزانہ بازار سے آٹا خرید کر استعمال کرتا ہے تو اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ بازار سے غلہ خرید کر صدقہ فطر ادا کرے بلکہ وہ بازار کے نرخ کے مطابق اس کی قیمت ادا کر سکتا ہے

صاع کا وزن:

صاع وزن کا پیمانہ نہیں بلکہ ماپ کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں وزن کے پیمانے موجود تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کے لیے وزن کے بجائے ماپ کے پیمانہ کا انتخاب کیا اس لیے بہتر ہے کہ اس سنت کا احیا کیا جائے ویسے صاع کا وزن مختلف اجناس کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے صاع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدار 5-33 رطل تھی (فتح الباری: 1/305)

مختلف فقہا کی تصریح کے مطابق ایک رطل نوے مثقال کا ہوتا ہے اس حساب سے 5-33 رطل (صاع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) کے 480 مثقال بنتے ہیں ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے اس حساب سے 480 مثقال کے دو ہزار ایک سو ساٹھ (2160) ماشے ہوئے چونکہ ایک تولہ میں بارہ ماشے ہوتے ہیں لہذا بارہ تقسیم کرنے سے ایک سو اسی (180) تولہ وزن بنتا ہے جدید اعشاری نظام کے مطابق تین تولہ کے 35 گرام ہوتے ہیں اس حساب سے 2100 گرام یعنی دو کلو سو گرام ہے پرانے حساب کے مطابق 180 تولہ کا وزن دو سیر چار چھٹانک ہے ہمارے اس موقف کی تائید اس پیمانہ صاع سے بھی ہوتی ہے جو مولانا احمد اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ سے لائے تھے جس کی مقدار دو سیر چار چھٹانک بھی نیز وہ مدینہ سے ایک مد بھی لائے تھے جس کی باقاعدہ سند تھی اس کی مقدار نو چھٹانک تھی واضح رہے کہ ایک صاع میں چار مد ہوتے ہیں اس کے علاوہ (مولانا عبد الجبار رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک صاحب مد کا پیمانہ لائے تھے جس کا وزن کیا گیا تو نو چھٹانک کا تھا۔ (فتاوی اہلحدیث: 2/72

اگرچہ کچھ اہل حدیث حضرات صاع کا وزن پونے تین سیر موجود اعشاری نظام کے مطابق اڑھائی کلو بتاتے ہیں ہم نے اپنی تحقیق نقل کر دی ہے اگر اس سے کسی کا اتفاق نہ ہو تو وہ اپنی تحقیق کے مطابق فطرانہ ادا کرتا رہے ضروری نہیں کہ وہ ہماری پیش کردہ تحقیق سے متفق ہو

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:225